ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:7 جنوری 1965

لوٹس لائن (پرائیوٹ) لمیٹڈ.

بنام

سٹیٹ آف مہاراشٹرا

[پی.بی. گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، کے. این. وانچو، ایس. ایم. سکری، صاحبان]

نقصانات-کی پیمائش- آیا وہ فریق جائیداد کے ساتھ غلطی کی شکایت کرے جو بحالی کا حقدار ہے- یا نقصان شدہ جائیداد کو اصل حالت میں بحال کرنا۔

اپیل کنندہ کی ملکیت والے ایک جہاز نے ایک گودی کو نقصان پہنچایا۔ مدعاعلیہ ریاست نے نقصان کے لئے خصوصی مرمت کی لاگت کے طور پر 16,400 روپے کا تخمینہ تیار کیا۔ اس کے کچھ عرصے بعد، مدعاعلیہ ریاست کی طرف سے گودی کو قابل عمل بنانے کے لئے -/2783 روپے کی لاگت سے ہنگامی مرمت کی گئی اور بعد میں تقریبا -/1223 روپے کی لاگت سے کچھ معمولی مرمت کی گئی۔ درخواست گزار نے نقصان کی ادائیگی سے انکار کر دیا تھا، مدعاعلیہ ریاست نے مذکورہ بالا تینوں رقم اور اس پر سود کا دعویٰ کرتے ہوئے مقدمہ دائر کیا تھا۔

ٹرائل کورٹ نے پایا کہ ہونے والا نقصان اپیل کنندہ کی لاپرواہی سے منسوب تھا، لیکن نقصانات کی مقدار کے حوالے سے. یہ اس نتیجے پر پہنچا کہ -/16,400 روپے کا دعوی واقعی پورے تباہ شدہ علاقے کی تعمیر نو کے لیے تھا، تاکہ مدعاعلیہ ریاست درحقیقت معاوضے کی مانگ کر رہی تھی نہ کہ ہونے والے نقصان کے معاوضے کی. ٹرائل کورٹ نے اس طرح کی تلافی دینے سے انکار کر دیا اور فیصلہ دیا کہ ہنگامی اور معمولی مرمت کے سلسلے میں ہونے والے اخراجات نے گودی کو کام کرنے کی حالت میں ڈال دیا ہے اور اس وجہ سے اسے 6/12/3671 روپے کی ڈگری دی گئی ہے جو اصل میں ریاست کی طرف سے ان مرمتوں پر خرچ کی گئی رقم تھی.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل میں، ہائی کورٹ کا خیال تھا کہ ویڈنز بری کارپوریشن کے مقدمہ، [1907] 1 کے بی 78، نے ایسے معاملات میں عمومی قاعدہ طے کیا، جو کہ غلطی میں فریق سے معاوضہ دینے کا مطالبہ کرتا ہے نہ کہ معاوضہ. لیکن یہ کہ یہ قاعدہ اس رعایت سے مشروط تھا کہ جہاں جائیداد کے غلط ہونے کی شکایت کرنے والا فریق کارپوریشن یا ٹرسٹی تھا جس پر ہائی وے یا دیگر عوامی کاموں کی دیکھ بھال کا الزام تھا، غلط کام کرنے والا معاوضہ دینے کا پابند تھا. لہٰذا ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کی ڈگری میں ترمیم کرتے ہوئے -/8/19,038 روپے کی رقم اور سود دینے کی اجازت دے دی۔

حکم ہوا کہ: وڈنزبری کارپوریشن کے مقدمے میں ہائی کورٹ کی طرف سے بیان کردہ شکل میں تجویز پیش نہیں کی گئی. اس معاملے میں معاوضے کی اصل پیمائش بحالی کی لاگت قرار دی گئی تھی. جس شخص کے ساتھ غلطی کی گئی تھی وہ نقصان شدہ چیز کو اس کی اصل حالت میں بحال کرنے کے لیے مکمل معاوضے کا حقدار تھا، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ ہونے والے نقصان سے قطع نظر مکمل تعمیر نو کی جائے. [702 B-D, E-F, G]

اس معاملے کے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ روپے کی رقم. گودی کو اس کی اصل حالت میں بحال کرنے کے لیے ضروری مرمت کرنے کے لیے -/16,400 روپے کی ضرورت تھی، نہ کہ یہ رقم گودی کو ہونے والے نقصان سے قطع نظر اس کی مکمل تعمیر نو کے لیے تھی. چونکہ یہ رقم گودی کو اس کی اصل حالت میں بحال کر دے گی، اس لیے ہنگامی مرمت یا کسی دوسرے اخراجات کی وجہ سے مدعاعلیہ ریاست کو کسی چیز کی اجازت دینے کی کوئی وجہ نہیں تھی. [703 B-D, G]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 810، سال 1962.

پہلی اپیل نمبر 697، سال 1955 میں بمبئی ہائی کورٹ کے یکم اکتوبر 1959 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل.

پرشوتم تریکمداس، جے بی داداچنجی، او سی ماتھر اور رویندر نارائن، اپیل کنندہ کے لیے.

مدعاعلیہ کی طرف سے ٹی وی آر تاتاچاری، اور آر این سچتے.

عدالت کا فیصلہ جسٹس وانچو نے سنایا.

بمبئی ہائی کورٹ کی طرف سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ پر یہ اپیل ریاست بمبئی (مدعاعلیہ) کی طرف سے اپیل کنندہ کے خلاف 4/2/24,979 روپے کی وصولی کے لیے لائے گئے مقدمے سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

پیدا ہوتی ہے. وہ حقائق جن کی وجہ سے مقدمہ دائر کیا گیا وہ اب تنازعہ میں نہیں ہیں کیونکہ انہیں نیچے دی گئی دونوں عدالتوں نے بیک وقت پایا ہے اور انہیں مختصر طور پر بیان کیا جا سکتا ہے. 27 اپریل 1948 کو، دوپہر کے قریب، اپیل کنندہ سے تعلق رکھنے والا جہاز پدم تقریبا 250 ٹن وزنی کھاد کے 3500 تھیلوں کا سامان لے کر دھرمتار خلیج پہنچا اور پین کھوپولی روڈ پر خلیج کے پین سائیڈ پر پڑے دھرمتار گودی کے ساتھ لنگر انداز ہوا. دھرمتر گودی خلیج کو عبور کرتے ہوئے مسافروں اور سامان لانے والے چھوٹے جہازوں کے لیے ہے اور اس لیے وہاں ڈیوٹی پر موجود چپراسی نے جہاز کے مالک سے درخواست کی کہ وہ جہاز کو خلیج میں اتاریں اور چھوٹی کشتیوں کی مدد سے کھیپ کو اتاریں. جہاز کے مالک نے ایسا کرنے پر رضامندی ظاہر کی. لیکن جب اس نے جہاز کو گودی سے دور لے جانے کی کوشش کی تو وہ دراصل جوار کی شدت کی وجہ سے اس کے اوپر آ گئی اور وہاں پھنس گئی. اس واقعے کی اطلاع چپراسی نے اپنے اعلی افسر کو دی جس نے چپراسی کو ہدایت کی کہ وہ ماسٹر کو رات کو جب اونچی لہر ہو تو جہاز کو دوبارہ چلانے کے لیے مطلع کرے. ماسٹر نے صبح تقریبا 3 بجے ایسا کیا. جہاز کے گودی پر چڑھنے اور اسے اتارنے کی کوشش کے نتیجے میں گودی کو شدید نقصان پہنچا، جو ٹوٹ گئی تھی. یہ نقصان اگلے دن یعنی 28 اپریل 1948 کو پایا گیا. اس کے فورا بعد ہونے والے نقصان کی خصوصی مرمت کا تخمینہ تیار کیا گیا اور 12 مئی 1948 کو ایگزیکٹو انجینئر کو پیش کیا گیا. اپیل کنندہ سے 5 مئی 1948 کو ٹیلیگرام کے ذریعے کہا گیا تھا کہ وہ ایک نمائندہ بھیجے تاکہ ہونے والے نقصان کی خصوصی مرمت کی لاگت کا تخمینہ تیار کیا جا سکے. اپیل کنندہ نے ٹیلیگرام کے ذریعے جواب دیا کہ ایک نمائندہ بھیجا جائے گا لیکن تخمینہ تیار ہونے پر اپیل کنندہ کی جانب سے کوئی پیش نہیں ہوا. یہ تخمینہ -/16,400 روپے کا تھا. ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد گودی کو قابل عمل بنانے کے لیے -/2,783 روپے کی لاگت سے ہنگامی مرمت کا کام شروع کیا گیا۔ بعد میں، تقریبا -/1,223 روپے کی لاگت سے کچھ معمولی مرمت کی گئی۔ اس دوران اپیل کنندہ سے بار بار کہا گیا کہ وہ ہونے والے نقصان کی ادائیگی کرے۔ درخواست گزار نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور اس لئے ریاست بمبئی نے خصوصی مرمت، ہنگامی مرمت اور معمولی مرمت کے لئے مذکورہ بالا تین رقم اور اس پر سالانہ 6 فیصد سود کا دعوی کرتے ہوئے مقدمہ دائر کیا۔

ٹرائل کورٹ نے پایا کہ مذکورہ بالا حقائق اس کے سامنے پیش کردہ شواہد سے ثابت ہوئے ہیں اور اپیل کنندہ نقصان کی تلافی کرنے کا ذمہ دار ہے کیونکہ یہ جہاز کے مالک کی لاپرواہی کی وجہ سے ہوا ہے. اس کے بعد نقصانات کی مقدار پر غور کیا گیا. یہ اس نتیجے پر پہنچا کہ -/16,400 روپے کا دعوی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

واقعی پورے تباہ شدہ علاقے کی تعمیر نو کے لیے تھا اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مدعاعلیہ ریاست معاوضہ چاہتی تھی نہ کہ ہونے والے نقصان کا معاوضہ۔ تاہم، اس نے اس بنیاد پر معاوضہ دینے سے انکار کر دیا کہ یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ جیٹی کے تباہ شدہ حصے کے لئے -/16,400 روپے کی خصوصی مرمت بالکل ضروری تھی. ٹرائل کورٹ نے بھی گودی کا معائنہ کیا اور اس کی رائے تھی کہ جو ہنگامی اور معمولی مرمت کی گئی تھی اس نے گودی کو ترتیب دیا تھا اور ٹریفک معمول کے مطابق چل رہی تھی. مزید برآں اس نے ایک گواہ کے بیان کو مدنظر رکھا کہ دھرمتر خلیج پر ایک پل تعمیر کیا جارہا ہے اور اس کے دو سال میں مکمل ہونے کا امکان ہے. اس لیے اس نے آخر کار 6/12/3,671 روپے میں ڈگری دی جو دراصل ریاست نے مرمت کرنے میں خرچ کیا تھا. باقی دعوی مسترد کر دیا گیا.

اس کے نتیجے میں ریاست کی طرف سے ہائی کورٹ کے سامنے اپیل کی گئی، اور واحد سوال جس کا فیصلہ ہائی کورٹ کو کرنا تھا وہ نقصانات کی مقدار تھی. اس سلسلے میں ہائی کورٹ نے دی میئر آف ویڈنزبری کارپوریشن بمقابلہ دی لاج ہولز کولیری کمپنی لمیٹڈ (1) پر انحصار کیا اور فیصلہ دیا کہ اس معاملے میں یہ طے کیا گیا ہے کہ عام اصول یہ ہے کہ فریق کو معاوضہ دینے کی ضرورت ہے نہ کہ معاوضہ کی. لیکن اس اصول میں ایک رعایت تھی اور وہ رعایت یہ تھی کہ جہاں فریق جائیداد کے غلط ہونے کی شکایت کرتا تھا وہ کارپوریشن یا ٹرسٹی تھا جس پر ہائی وے یا دیگر عوامی کاموں کی دیکھ بھال کا الزام ہوتا تھا. ایسی صورت میں غلط کام کرنے والا معاوضہ دینے کا پابند تھا کیونکہ ایک کارپوریشن یا ٹرسٹی جس پر عوامی کاموں کی دیکھ بھال کا الزام تھا وہ اس کے قبضے میں موجود جائیداد کو اس کی اصل حالت میں بحال کرنے کا پابند تھا. اس نقطہ نظر پر ہائی کورٹ نے اپیل کی اجازت دے دی اور ٹرائل کورٹ کی ڈگری میں ترمیم کرتے ہوئے مقدمہ کی تاریخ سے وصولی تک -/8/19,038 روپے اور 6 فیصد سود دیا. ہائی کورٹ کی طرف سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ پر موجودہ اپیل ہائی کورٹ کے طے شدہ اصول کو چیلنج کرتی ہے، اور اس پر زور دیا جاتا ہے کہ ویڈنزبری کارپوریشن کے معاملے (1) میں ایسا کوئی اصول نہیں رکھا گیا ہے اور اس معاملے کو لاج ہولز کولیری کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ ویڈنزبری کے میئر (2) میں مسترد کر دیا گیا تھا.

اس لیے ہمارے سامنے فیصلے کے لیے جو واحد سوال پیدا ہوتا ہے وہ اس طرح کے معاملے میں نقصانات کی مقدار ہے. اس حقیقت کے علاوہ کہ ہائی کورٹ کے ذریعے بھروسہ کیے گئے مقدمہ کو لاج ہولز کولیری کمپنی لمیٹڈ کے مقدمہ (2) میں جزوی طور پر مسترد کر دیا گیا ہے، ہم اس میں وہ اصول تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں جو ہائی کورٹ نے وڈنزبری کارپوریشن (1) کے مقدمہ سے اخذ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیا ہے۔ مدعاعلیہ ریاست کے لیے فاضل وکیل بھی عزت ماب جسٹس کوزنز ہارڈی کے فیصلے میں کسی بھی اقتباس کی طرف اشارہ کرنے سے قاصر ہیں، جو اس تجویز کو اس شکل میں پیش کرتا ہے جس میں ہائی کورٹ نے اسے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ہم اس معاملے کو پڑھتے ہیں اس میں کہا گیا ہے کہ اس طرح کے معاملے میں کارپوریشن کے حقوق کم از کم نجی مالک کے حقوق سے زیادہ ہیں، اس اضافے کے ساتھ کہ ٹرسٹی یا کارپوریشن ان حقوق کو اسی طرح ترک نہیں کر سکتا جس طرح ایک نجی مالک کر سکتا تھا۔ اس صورت میں معاوضے کا حقیقی پیمانہ بحالی کی لاگت قرار دیا گیا تھا اور معاوضے کو مکمل بحالی دینی چاہیے۔ اس صورت میں تنازعہ واقعی یہ تھا کہ کیا اس سڑک کو جو سب سائیڈڈ تھی اسی سطح تک بڑھایا جانا چاہیے جو پہلے تھی یا کیا اس مقصد کو پورا کیا جائے گا حالانکہ اسے اسی سطح تک نہیں بڑھایا گیا تھا اور اس میں جھکاو کی اجازت تھی۔ اپیل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ کارپوریشن سڑک کو اس کی اصل حالت میں بحال کرنے کے لیے مکمل معاوضے کا حقدار ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس نظریے کو ہاؤس آف لارڈز نے مکمل طور پر قبول نہیں کیا تھا۔ تاہم ہمیں ایسا لگتا ہے کہ وڈنزبری کارپوریشن (1) کے معاملے میں یہ نظریہ لیا گیا ہے کہ جس شخص کے ساتھ غلط کام کیا گیا ہے وہ اس چیز کو اس کی اصل حالت میں بحال کرنے کے لیے مکمل معاوضے کا حقدار ہے جسے اس طرح کے معاملے میں نقصانات کی حقیقی پیمائش کے طور پر قبول کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک نجی شخص پر یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے جیسا کہ کارپوریشن یا ٹرسٹی پر ہوتا ہے۔ لہٰذا، مدعاعلیہ ریاست گودی کو اس کی اصل حالت میں بحال کرنے کے لیے ضروری حد تک معاوضے کی حقدار تھی۔ اگر اسے بحالی کہا جائے تو کارپوریشن کے ساتھ ساتھ ایک نجی شخص بھی اس کا حقدار ہو گا۔ لیکن اگر بحالی کے ذریعے، ہائی کورٹ کا مطلب مکمل تعمیر نو ہے، قطع نظر اس کے کہ نقصان ہوا ہے، تو نہ ہی کوئی نجی شخص اور نہ ہی کارپوریشن یا ٹرسٹی مکمل تعمیر نو کا حقدار ہے، قطع نظر اس کے کہ نقصان ہوا ہو۔

یہ اصول ہونے کی وجہ سے، مدعاعلیہ ریاست ایسی قیمت کا حقدار ہو گی جو گودی کو اس کی اصل حالت میں بحال کرے۔ اسی سلسلے میں 12 مئی 1948 کو گودی کی خصوصی مرمت کے لیے ایک تخمینہ پیش کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کو مدعو کیا گیا تھا کہ وہ ہونے والے نقصان کی مرمت کی لاگت کا اندازہ لگانے کے لیے ایک نمائندہ بھیجے لیکن اس نے ایسا کرنے سے گریز کیا۔ ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے پتہ چلتا ہو کہ -/16,400 روپے کی خصوصی مرمت گودی کی مکمل تعمیر نو کے لیے کی گئی تھی۔ تخمینہ تیار کرنے والے پٹیل اور اس کی نگرانی کرنے والے سب ڈویژنل آفیسر کے شواہد میں کچھ بھی سامنے نہیں آیا ہے تاکہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ تخمینہ -/16,400 روپے کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے جو نقصان سے قطع نظر گودی کی مکمل تعمیر نو کے لیے تھا. تخمینہ کے لیے کورنگ لیٹر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ گودی کی خصوصی مرمت کا تخمینہ تھا. اگر اپیل کنندہ نے نقصان اور اس کی مرمت کی لاگت کا اندازہ لگانے کے لیے کسی نمائندے کو حاضر ہونے کے لیے بھیجنے میں غفلت برتی تو اب وہ آگے آ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ -/16,400 کروڑ روپے کی رقم جو گودی کو اس کی اصل حالت میں بحال کرنے کے لیے درکار مناسب رقم نہیں ہوگی. اوپر مذکور دو گواہوں کے شواہد میں جو کچھ سامنے آیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تباہ شدہ مواد کا کوئی حصہ دوبارہ استعمال کے لیے موزوں تھا یا نہیں اور نہ ہی گواہ یہ کہہ سکے کہ اگر تباہ شدہ مواد فروخت ہوتا تو اسے کیا ملتا. ان دو معاملات کو چھوڑ کر جو ثبوت دکھاتے ہیں وہ یہ ہے کہ خصوصی مرمت کرنے کے لیے -/16,400 روپے کی رقم کی ضرورت تھی، جس سے ممکنہ طور پر گودی کو اس کی اصل حالت میں بحال کر دیا جاتا. لہذا، مدعا علیہ ریاست اس -/16,400 رقم کے حقدار ہوگی. لیکن اس حقیقت کے پیش نظر کہ کچھ مواد دوبارہ استعمال کے لیے موزوں ہو سکتا ہے اور کچھ مواد دوبارہ فروخت ہو سکتا ہے اور اس طرح کچھ قیمت حاصل ہو سکتی ہے، ہم -/1,600 (کل -/16,400 روپے سے) روپے کے مد کاٹ لیں گے جس کا مطلب ہے "تباہ شدہ حصے کو ختم کرنا اور ملبے کو باہر نکالنا بشمول چھانٹنے والے مواد اور مفید حصے کو مناسب جگہ وغیرہ پر ڈھیر کرنا". بقیہ تخمینہ -/14,800 روپے ہے جو واضح طور پر گودی کو اس کی اصل حالت میں بحال کرنے کے لیے ہے اور مدعا علیہ ریاست اس رقم کی حقدار ہوگی.

تاہم ہم یہ بھی شامل کر سکتے ہیں کہ ہنگامی مرمت کی شکل میں مدعا علیہ ریاست کو کسی چیز کی اجازت دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے. یہ دکھایا گیا ہے کہ -/14,800 روپے نے گودی کو اس کی اصل حالت میں بحال کر دیا ہوتا اور یہی وہ سب کچھ ہے جو ریاست حاصل کرنے کی حقدار ہے. اس نے اس رقم کو کس طرح خرچ کرنے کا فیصلہ کیا، چاہے وہ ایک وقت میں ہو یا مختلف اوقات میں ہنگامی مرمت یا معمولی مرمت کی شکل میں، اس کا گودی کو اس کی اصل حالت میں بحال کرنے کے لیے ضروری معاوضے کی مقدار پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے. اسی وجہ سے یہ حقیقت کہ جب ٹرائل کورٹ اپنا فیصلہ دینے آئی تب تک ریاست نے پوری رقم خرچ نہیں کی ہوگی یا یہ حقیقت کہ ایک پل اوپر جا رہا تھا اور اس کے بعد گودی کی ضرورت نہیں ہوگی، 27 اپریل 1948 کو ہونے والے نقصان کے سوال پر کوئی مطابقت نہیں رکھتی ہے، حالانکہ سابقہ اس تاریخ کو متاثر کر سکتا ہے جس سے سود دیا جا سکتا ہے. لہذا ہماری رائے یہ ہے کہ مدعا علیہ ریاست گودی کو پہنچنے والے نقصان کے معاوضے کے طور پر -/14,800 روپے کی حقدار ہے تاکہ اسے اس کی اصل حالت میں واپس لایا جا سکے۔ لہذا ہم جزوی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور رقم کو کم کر کے -/14,800 روپے کر دیتے ہیں۔ اس رقم پر ٹرائل کورٹ کی ڈگری کی تاریخ سے لے کر ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق وصولی تک 6 روپے فی صد کی شرح سے سود ہو گا۔ اپیل کنندہ مدعاعلیہ ریاست کو متناسب اخراجات ادا کرے گا۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت ہے.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document